○

قیام اللیل سے حاصل ہوا ہے
یہ دل جو جذب کا حامل ہوا ہے

جھکائے دے رہا ہے آنکھ میری
جو نور اس قلب پر واصل ہوا ہے

میں بحرِ ذات میں تھا ڈوبنے کو
شعورِ بندگی ساحل ہوا ہے

ابھی کیوں روح جانا چاہتی ہے
ابھی تو یہ بدن مائل ہوا ہے

سفر اس شخص کو کیا درد دے گا
جو اپنی ذات میں منزل ہوا ہے

https://emad-ahmad.com/

فصیلِ شب پہ اک ہنگامِ غم تھا
سنا ہے ہر کوئی گھائل ہوا ہے

مراسم دیکھ کر تیرے خوشی سے
غمِ ہستی بہت بے دل ہوا ہے

مرے مقتول دل میں کیا گلہ ہو
جو خود مقتل خودی قاتل ہوا ہے

تلاش اس بار لاحاصل کا حاصل
تجھے حاصل سے کیا حاصل ہوا ہے

جسے آفاق میں ڈھونڈا تھا میں نے
وہی انفس میں جا شامل ہوا ہے

https://emad-ahmad.com/

ابھی نوکِ زباں پر ہے حقیقت
ابھی سینہ کہاں کامل ہوا ہے

ہزاروں میں کہیں اک آدھ انساں
شعورِ ذات کے قابل ہوا ہے

جواں مردی سے حق کا ساتھ دینا
یہی ہر دور میں مشکل ہوا ہے

تجھے بھی نفس سے لڑنا ہے بیٹے
یہ میرے ساتھ بھی باسل ہوا ہے

حدودِ آگہی اور جستجو میں
عماد احمد یہ دل فاصل ہوا ہے

https://emad-ahmad.com/